ادبیات

دعوتِ فکر و نظر

از جناب ماہر القادری صاحب

ہر شے پہ نظر ڈال یہاں دیکھ وہاں دیکھ
ممکن ہو تو ہر مرحلۂ کون و مکاں دیکھ

یہ سُرمئی بادل، یہ ہوائیں، یہ مناظر
کہسار پہ بدمست گھٹاؤں کا دُھواں دیکھ

صحرا کے بگولے بھی ہیں نظارے کے قابل
گلشن میں لچکتی ہوئی شاخوں کا سماں دیکھ

دوشیزگیٔ غنچہ و گل کی یہ تباہی
تتلی کے پروں پر ہیں گناہوں کے نشاں دیکھ

پانی پہ حبابوں کے کھلونے ہی کھلونے
اے ناظرِ قدرت اطرافِ آبِ رواں دیکھ

تسکین کے سامان کہاں دیر و حرم میں
میخانہ میں آ اور کرمِ پیرِ مغاں دیکھ

اس زہدِ سبکسار سے یارانہ کہاں تک
اک جام چڑھا اور اثرِ رطلِ گراں دیکھ

اربابِ فلک کو بھی ہے فکرِ عملِ خیر
پہنچا ہے کہاں سلسلۂ سود و زیاں دیکھ

یہ ارض و فلک دشت و جبل وادی و صحرا
قدرت کے مظاہر ہیں یہ ہر گام عیاں دیکھ

ہر منظرِ فطرت کو ضرورت ہے نظر کی
دنیا ہے مگر کارگہِ شیشہ گراں دیکھ!

اے تو کہ ہے نقادِ معانی و مطالب
فرصت ہو تو ماہر کا بھی اندازِ بیاں دیکھ